صدارتی دفتر میں ٹی ٹی ایم کے ارکان کا ہتھیار ڈالنے کا باقاعدہ تقریب

سوات، قبائلی اضلاع اور بلوچستان سے 14 عسکریت پسند ہتھیار سمیت گرفتار

سوات (نمائندہ خصوصی) ٹی ٹی ایم کے 14 عسکریت پسندوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ صدارتی دفتر میں ہونے والی تقریب میں ان کے سربراہ ملا فضل حیات سمیت 6 کمانڈروں نے آئین پر حلف اٹھایا۔ حکام کے مطابق ہتھیار ڈالنے والوں میں 3 خودکش بمبار بھی شامل ہیں۔

ڈی جی آئی ایس پی آر میجر جنرل احمد شریف نے بتایا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں ہوگا۔ تاہم ان کے ریکارڈ کی تصدیق کی جائے گی۔ ان کے پاس سے 12 راکٹ لانچر، 41 کلاشنکوف اور بھاری اسلحہ برآمد ہوا۔ تقریب میں وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ اور گورنر خیبر پختونخوا شاہ فرمان موجود تھے۔

ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کو معاشرے میں واپس لانے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق 2 ہفتے قبل ٹی ٹی ایم کے 9 کمانڈروں سے رابطہ کیا گیا تھا۔ ان میں سے 6 نے ہتھیار ڈالنے کی حامی بھر لی۔ باقی 8 نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ ان کے خلاف آپریشن کا آغاز ہو چکا ہے۔

ملا فضل حیات نے تقریب میں کہا کہ وہ 2007 سے ریاست کے خلاف لڑ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ساتھی اب پرامن زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سوات، دیر اور باجوڑ کے عوام سے معافی مانگی۔ ان کے ساتھ آنے والے 3 خودکش بمبار اب ریاست کے ساتھ کام کریں گے۔

وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کو روزگار اور تعلیم کے مواقع دیے جائیں گے۔ ان کے مطابق 14 میں سے 5 کے خلاف ماضی میں مقدمات درج ہیں۔ ان کے بقول عدالت ہر کیس کا الگ جائزہ لے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اپنے شہریوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی۔

گورنر خیبر پختونخوا شاہ فرمان نے کہا کہ صوبہ امن کے بدلے ترقی چاہتا ہے۔ ان کے مطابق سوات اور باجوڑ میں سیاحت کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔ ان کے بقول 12 سال بعد یہ علاقے دوبارہ محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پار سے دہشت گردی کا خطرہ برقرار ہے۔

ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ افغان سرحد پر باڑ لگانے کا کام 70 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق 3 چوکیاں روزانہ فعال ہیں۔ ان کے بقول سرحد پار سے 4 حملے ناکام بنائے گئے۔ ان میں 2 راکٹ اور 1 خودکش حملہ شامل ہے۔ ان کے مطابق 9 دہشت گرد مارے گئے۔

تقریب میں 300 مہمان شریک تھے۔ ان میں سول اور فوجی افسران، علما اور قبائلی عمائدین شامل تھے۔ ایک مقامی عالم نے کہا کہ ہتھیار ڈالنا شرعی طور پر درست عمل ہے۔ ان کے بقول 2 ہفتے میں 18 مزید کمانڈر رابطہ کر چکے ہیں۔ ان کے نام ابھی ظاہر نہیں کیے گئے۔

سوات کے شہری عبدالرحمان یوسف نے کہا کہ وہ 2009 میں بے گھر ہوئے تھے۔ ان کے بقول بچے سکول جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق بازار کھل چکے ہیں۔ ان کے بقول سیاح واپس آ رہے ہیں۔ ان کے مطابق ہوٹل 60 فیصد بھر چکے ہیں۔ ان کے بقول یہ امن کا اصل ثبوت ہے۔

باجوڑ کے رہائشی نور محمد نے کہا کہ ان کے 3 بچے سکول جانے لگے ہیں۔ ان کے بقول پہلے راستے بند تھے۔ ان کے مطابق اب 2 گھنٹے کا سفر 40 منٹ میں ہے۔ ان کے بقول بازار میں رونق واپس آئی ہے۔ ان کے مطابق دکانیں 80 فیصد کھل چکی ہیں۔ ان کے بقول یہ تبدیلی صرف 2 سال میں آئی ہے۔

دیر کے طالب علم زاہد خان نے کہا کہ ان کے علاقے میں لڑکیاں سکول جا رہی ہیں۔ ان کے بقول پہلے یہ ممکن نہیں تھا۔ ان کے مطابق 12 سال میں پہلی بار ایسا ہوا ہے۔ ان کے بقول والدین مطمئن ہیں۔ ان کے مطابق 4 سکول دوبارہ کھل گئے ہیں۔ ان کے بقول اساتذہ واپس آ رہے ہیں۔

ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا کہ سرحد پار سے 4 حملے ناکام بنائے گئے۔ ان کے بقول 2 راکٹ اور 1 خودکش حملہ شامل ہے۔ ان کے مطابق 9 دہشت گرد مارے گئے۔ ان کے بقول سرحد پر باڑ لگانے کا کام 70 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق 3 چوکیاں روزانہ فعال ہیں۔ ان کے بقول سرحد پار سے 4 حملے ناکام بنائے گئے۔ ان میں